مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی

قولہ تعالیٰ؛ رب ھب لی من الصالحین' فبشرناہ بغلام حلیم. فلما بلغ معه السعی قال ینی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذاتری قال یا ابت افعل ماتومر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین. فلما اسلما وتله للجبین ونادیناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرء یا انا کذالک نجزی المحسنین. ان ھذا لھو البلاء المبین و فدیناہ بذبح عظیم و ترکنا علیه فی الآخرین سلام علی ابراھیم کذالک نجزی المحسنین. انه من عبادنا المومنین(صافات؛ ۱۰۰۔۱۱۱)

اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔تو ہم نے اسے یک بردبار بیٹے کی بشارت دی پھر جب وہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پیارے بیٹے' میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔اب تو بتاء کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا جی جو حکم ہوا ہے اسے بجالائیے۔ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرادیا۔تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم یقینا تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اس طرح جزا دیتے ہیں۔درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔

قارئین کرام! مذکورہ آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عدیم النظر قربانی اور امتحان و آزمائش کا تذکرہ ہے۔جن کی یاد میں ہر سال عالم اسلام میں جانوروں کا نذرانہ اللہ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔مذکورہ آیات کی تفسیر میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلسل خواب دیکھتے ہیں۔کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں چونکہ انبیاء کا خواب بھی وحی پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اسے حکم ربانی سمجھ کر بیٹے کی قربانی پر تیار ہو

(باقی صفحہ 80)

ترجمة الحدیث

اللہ کے محبوب بندے کا مقام

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالیٰ اذا احب عبداًدعا جبریل' فقال انی احب فلا نا فاحببه فیحبه جبریل ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلا نا فاحبوہ فیحبه اھل السماء ثم ضع له القبول فی الارض واذا ابغض عبدادعنا جبریل فیقول انی ابغض فلانا فابغضه فیبغضه جبریل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلا نافا بغضوہ فیبغضه اھل السماء ثم توضع له البغضاء فی الارض (بخاری ومسلم)

ترجمہ؛ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر اس فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا توں تو بھی سے محبت کر۔پس جبریل اس سے محبت کرنے لگ جاتے پھر جبریل آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ اسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیلئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔اور جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے۔میں فلاں سے دشمنی کرتا ہوں تو بھی اس سے کر۔پس جبریل علیہ السلام بھی اس سے دشمنی کرنے جاتے ہیں پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ تعالیٰ فلاں سے دشمنی کرتا ہے تم بھی اس سے دشمنی کرو۔ پھ اس کیلئے زمین میں دشمن رکھ دی جاتی ہے (یعنی اہل زمین بھی اس سے بغض وعناد رکھتے ہیں)

قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں اللہ ہاں محبوبیت کا صلہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسا شخص اللہ محبوب نہیں رہتا بلکہ اس کے ساتھ اہل آسمان و اہل زمین سب کا ہی محبوب بن جاتا ہے۔اس کے برعکس اللہ مبغوض اور ناپسندیدہ افراد کو دنیا اور آسمان والے بھی ناپسند کرتے ہیں۔ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محبت انسان کو اللہ کی بندگی سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کا

(باقی صفحہ 81)